بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۲ | ۲ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۶ صفر ۱۳۶۳ ھ | ۲ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ صلح - آج ساڑھے دس بجے رات کی اطلاع مظہر ہے - کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے - الحمد للہ

لاہور سے بذریعہ فون ساڑھے دس بجے اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ ام طاہر احمد صاحبہ کا ٹمپریچر اس وقت ۹۹٫۴ ہے - کھانسی کی تکلیف بدستور ہے - جس کی وجہ سے زخم میں تکلیف ہوتی ہے - عام طور پر طبیعت اچھی ہے - احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں -

خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے -

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب لاہور تشریف لے گئے ہیں -

قادیان میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب

۲۹ جنوری ۳ بجے بعد نماز ظہر مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم - اے ناظر اعلیٰ جلسہ عام منعقد ہوا - تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تقریر کی - آپ نے فرمایا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر

مثل مشہور ہے - ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات - مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ان کے بہت بچپن کے زمانہ سے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے - میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ۱۸۹۰ء کے آخر میں کی - اس وقت ان کی عمر ایک دو سال کے قریب تھی - اس کے بعد جب میں قادیان میں ہائی سکول میں مڈل اور پھر انٹرنس کا ہیڈ ماسٹر رہا - تو حضرت امیر المومنین اسی سکول میں تعلیم حاصل کرتے تھے - اور مجھے یہ بھی فخر حاصل ہوا - کہ میں سکول کے علاوہ مکان پر جا کر بھی انہیں پڑھایا کرتا تھا - اسی زمانہ سے میرے دل پر ان کی نیکی - طہارت - تقویٰ اور ذہانت کا گہرا اثر ہے - میں ہمیشہ یہ سمجھا کرتا تھا - کہ بڑے ہو کر یہ ضرور کسی بہت بڑے مقام پر فائز ہوں گے - مجھے یاد ہے - خلافت اولیٰ کے زمانہ میں ایک دن دفتر بدر میں بیٹھے ہوئے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر اخبار "الحکم" نے فرمایا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جو لطف حاصل ہوتا تھا - وہ اب نہیں رہا - اس وقت بے اختیار میری زبان سے نکل گیا - کہ جب میاں صاحب خلیفہ بنیں گے تو پھر وہی لطف حاصل ہوگا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - کیونکہ حضرت خلیفہ ثانی حضرت مسیح موعودؑ کے حسن و احسان میں نظیر ہیں - اسی واسطے ان کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی سی باتیں ہو رہی ہیں -

ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری کے ذکر میں اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا - کہ مجھے معلوم ہوا ہے - مولوی صدر الدین صاحب نے غیر مبایعین کے گذشتہ جلسہ سالانہ میں اپنی تقریر میں کہا - کہ جب وہ ہیڈ ماسٹر تھے - تو میاں صاحب ان کے پاس سکول میں پڑھتے تھے - اور چھ گھنٹے وہاں رہتے تھے - پھر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا وقت کہاں ملتا تھا - اول تو یہ بات ہی غلط ہے - کیونکہ مولوی صدر الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے بہت بعد قادیان میں ہیڈ ماسٹر ہوئے - اور اس سے بہت سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سکول چھوڑ چکے تھے - دوسرے یہ کہ جو انسان گھر میں رہتا ہے - سب سے زیادہ صحبت کا موقع تو اسی کو ملتا ہے - باہر کے لوگوں کو تو کئی دفعہ کئی کئی دن تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب نہ ہوتی تھی - ایک دفعہ مجھے یاد ہے - کہ بنوں سے ایک پادری صاحب بنام ڈاکٹر پینل پیادہ سفر کر کے حضور سے ملنے کے واسطے قادیان آئے - مگر حضور کی طبیعت علیل تھی - چار دن تک پادری صاحب اسی انتظار میں بیٹھے رہے - کہ انہیں شرف ملاقات حاصل ہو - مگر حضور باہر تشریف نہ لاسکے - اور بالآخر وہ محروم ہی چلے گئے - پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا موقع سب سے زیادہ گھر والوں کے لئے ہی تھا - اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں ایک دعا سکھلائی ہے فرماتا ہے ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین وجعلنا للمتقین اماما - اولاد کی بہتری اور امام بننے کی دعا ایک ہی کلام میں اس واسطے جمع کی گئی ہے - کہ امام بننا ایک بڑی بھاری نعمت ہے - اگر آدمی کو ایسا موقع نہیں ملتا - کہ وہ دوسروں کا امام بن سکے - تو کم از کم اپنے گھر والوں کا تو امام بنے - جو ہر وقت اس کے پاس اور اس کے ماتحت اور اس کی زیر نگرانی رہتے ہیں - گویا اپنے اہل بیت کی تعلیم اور تربیت کے ذریعہ سے بھی ایک مومن امامت کا مقام حاصل کر سکتا ہے -

لنڈن میں ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ذکر ہوا - تو میں نے کہا - نبی کی شناخت ان نبوتوں سے ہوتی ہے - جو وہ وقتاً فوقتاً کرتا ہے - بائیبل میں لکھا ہے - اگر تو چاہے - کہ تو ایک نبی کو شناخت کرے - کہ وہ سچا ہے یا نہیں - تو اس کی پیشگوئیوں کو دیکھ - اگر وہ باتیں جو اس نے خدا کی طرف منسوب کر کے کہیں - پوری ہو گئیں - تو بیشک وہ خدا کا نبی ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت میں آپ کی پیشگوئیوں کے نشانات اس کثرت سے ہم نے دیکھے اور سُنے - کہ اگر آپ نبی نہیں ہیں - تو پھر میں کہتا ہوں - کہ کوئی بھی نبی دنیا میں نہیں ہوا - میرے خیال میں یہی طریق شناخت مصلح موعود کے متعلق بھی ہمیں حاصل ہے - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جس قدر اصلاحیں اندرونی اور بیرونی جماعت احمدیہ میں اور عام مسلمانوں میں اور مسلمانوں کے سیاسی حالات میں اور جماعت کے بچوں اور بوڑھوں اور جوانوں میں اور نظام سلسلہ میں اور نظام دنیا میں کی ہیں - اگر ان سب کو جمع کیا جائے - تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے - اخبار "الفضل" کے کالموں میں ان سب کا ایک حد تک اندراج ہے - پس آپ کے یہ سب کارنامے خود ظاہر کر رہے ہیں کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں - اگر آپ اپنی زبان سے نہ بھی فرماتے تب بھی آپ کے کام بتلا رہے ہیں - کہ آپ مصلح موعود ہیں -

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حضرت خلیفۃ الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جب ایک مضمون اسلام کی تائید میں لکھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ مضمون پڑھ کر فرمایا۔ محمود پاس ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہمیشہ اس قسم کے ارشادات فرماتے رہتے تھے۔ کہ ان کے بعد ہونے والا خلیفہ کون ہے۔ ایک دن اسی مسجد اقصیٰ میں درس قرآن دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول نے حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا "میاں ہم نے اس مسجد کو جنوب کی طرف بڑھایا ہے تم شمال کی طرف بڑھانے کا خیال رکھنا"

ایک دفعہ اسی مسجد اقصیٰ میں درس دینے سے پہلے حضرت خلیفہ اول نے فرمایا۔ "اس وقت ایک بات میرے دل میں آئی ہے۔ جس کو بیان کرنے سے میں رہ نہیں سکتا۔ اگرچہ بظاہر درس کے ساتھ اس کا تعلق نہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے بزرگ گدی نشین چھوٹی عمر میں خلیفہ ہوئے۔ اور بہت بڑی عمر تک پہونچے"۔

ہمارے قدیمی شہر بھیرہ ضلع شاہ پور میں ایک بزرگ صوفی منش میاں غلام حسین صاحب ہوتے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل تھے۔ خلافت ثانیہ کے ابتدائی دنوں میں چند پیغامی ان کے پاس گئے۔ اور کہا کہ آپ نے میاں صاحب کی کیوں بیعت کر لی۔ وہ تو مرزا صاحب کو نبی کہتے ہیں۔ میاں غلام حسین صاحب نے انہیں جواب دیا۔ کہ تم کو حضرت مرزا صاحب کی نبوت میں شک ہو رہا ہے۔ اور میں تو ان کے بیٹے میں بھی آثارِ نبوت دیکھتا ہوں۔

یہودیوں کی کتاب احادیث جس کا نام طالمود ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ دنیا میں دو مسیح آنے والے ہیں۔ پہلا مسیح کچھ بہت کامیاب نہ نظر آئے گا۔ اور وہ شادی نہ کرے گا۔ مگر دوسرا مسیح بہت کامیاب ہو گا۔ اس کی تبلیغ سب ملکوں پر پھیلے گی اور وہ شادی کرے گا۔ اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہو گا۔

ہمارے قدیمی دوست جو ہم سے الگ ہو کر اپنے آپ کو [illegible] ری احمدی کہنا پسند کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کے

ساتھ جب خلافت کے متعلق گفتگو ہوا کرتی تو وہ کہا کرتے تھے۔ کہ جب میاں صاحب مصلح موعود ہونے کا الہام الٰہی سے دعوے کریں گے تب ہم مان لیں گے۔ سو خدا کے فضل سے اب وہ وقت بھی آ گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے وحی الٰہی کے ماتحت جو خود ان پر وارد ہوئی اپنے مصلح موعود ہونے کی وضاحت فرما دی کاش ہمارے قدیمی دوست اب اس پر غور کریں۔ اور صداقت کو قبول کر کے اس کی برکات پائیں۔ آمین

کچھ اور تقریریں

حضرت مفتی صاحب کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر حافظ صاحب منشی برکت علی صاحب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مولوی ابوالعطاء صاحب نے مختصر تقریریں کیں۔ اور مصلح موعود کے متعلق سبز اشتہار کی نیز دیگر پیشگوئیوں کی وضاحت فرمائی۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کی تقریر

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ انبیاء شعبدہ باز نہیں ہوتے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں یہ اعلان فرمایا، کہ وہ اپنی تائید میں آسمانی

نشانات دکھا سکتے ہیں۔ تو بٹالہ کے ایک پادری فتح مسیح نے کہا، کہ ہم ایک عبارت لکھ کر لفافہ میں بند کر دیتے ہیں۔ وہ ہمیں بتا دی جائے۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ ہم وہ عبارت بتا دیں گے۔ مگر پادری صاحب اور ان کے ساتھی یہ وعدہ کریں، کہ پھر وہ مسلمان ہو جائیں گے پس انبیاء کے معجزات شعبدے نہیں ہوتے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والا اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیار پور کے چلّہ کے دوران میں شائع فرمایا تھا۔ اور آپ کے معجزات اور نشانات کئی قسم کے ہیں۔ اور بے شمار ہیں اور آئندہ بھی ظاہر ہوتے رہیں گے۔ مگر میں اپنے ذوق کے مطابق یہ سمجھتا ہوں۔ کہ تمام آسمانی نشانوں میں سے آپ کا سب سے بڑا نشان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذات بابرکات ہے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنا کلمہ قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ گویا خود خدا آسمان سے اتر آیا ہے۔ مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی ہیں۔ اس پیشگوئی کے باقی حصوں کا شاہد تو ہم میں سے قریباً ہر ایک ہی کسی نہ کسی رنگ میں ہو گا۔ لیکن ایک حصہ حضور کی اپنی ذات سے تعلق رکھتا تھا۔ اور وہ یہ کہ خدا نے فرمایا تھا۔ کہ ہم انہیں اپنی روح ڈالیں گے۔ یہ حصہ حضور کے خواب اور اعلان

کے ساتھ اب وضاحت سے پورا ہو گیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم حضور کو حقیقی معنوں میں مصلح موعود اسی صورت میں مان سکتے ہیں۔ جبکہ ہم اپنے نفوس کی اصلاح کریں اور حضور کے جمیع مقاصد عظیمہ کی تکمیل کے لئے عملاً کوشاں رہیں۔

عرضداشت

اس کے بعد مولوی دل محمد صاحب نے حسب ذیل عرضداشت مجمع میں پیش کی۔ جس سے سب حاضرین نے اتفاق کیا۔

ہم تمام افراد جماعت احمدیہ قادیان جو اس جلسہ میں شریک ہیں۔ حضور کی خدمت میں پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کامل انکشاف پر خادمانہ طور پر اجتماعی رنگ میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ ہم سب ناچیز خدام اس شاندار موقعہ پر اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں اظہار عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنی جان مال عزت حضور کے حکم پر ہر وقت نثار کرنے کو تیار ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق بخشے۔ ہم خادم حضور سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ حضور اپنی خاص قوت قدسیہ سے جو خدا تعالےٰ نے حضور کو عطا فرمائی ہے ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور حضور کے ارشادات و ہدایات کے ماتحت خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔ آخر میں جناب صدر صاحب نے تقریر فرمائی اور جلسہ ۹ بجے شام ختم ہوا۔

خدام کی عرضداشت بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مندرجہ بالا عرضداشت حضور کی خدمت اقدس میں اس گزارش کے ساتھ پیش کی:

سیدنا و مولانا حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مورخہ ۲۹ صلح ۱۳۲۳ ہجری شمسی جماعت احمدیہ قادیان نے یوم مصلح موعود منایا الحمد للہ ثم الحمد للہ سب حاضرین نے اس نیازنامہ کو منظور فرمایا ہے کہ میں ان کا ہدیۂ عقیدت حضور کی خدمت اقدس میں پیش کروں گر قبول افتد زہے عز و شرف

نیازمند عبدالمغنی ناظر دعوۃ و تبلیغ

جماعت احمدیہ لائل پور کی طرف سے مبارکباد

لائل پور ۳۱ جنوری ۱۹۴۴ء۔ مکرم عبدالواحد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے تار دیا ہے کہ جماعت احمدیہ لائل پور، اور مجلس عاملہ ضلع لائل پور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اس اعلان

ایک غلطی کی تصحیح

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

کل جو خطبہ شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے تین کو چار کرنے والے کی تشریح میں ایک غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے لکھتے ہوئے یہ شبہ ہوا۔ کہ ہماری ہمشیرہ شوکت شائد مجھ سے پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ مگر بعد میں مجھے یاد آیا۔ کہ ایسا نہیں بلکہ وہ بعد میں پیدا ہوئی ہیں۔ اس کے بعد مجھے "الفضل" کو اس غلطی کی اطلاع دینے میں نسیان ہو گیا۔ اس لئے آج میں اس غلطی کی اصلاح کرتا ہوں۔ کہ تین کو چار کرنے والے کی یہ دلیل درست نہیں ہے۔ لیکن اس سے اصل مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ تین چار دوسری وجوہ سے تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میرے ہی متعلق ثابت ہوتی ہے۔ پس یہ غلطی اصل امر پر اثر انداز نہیں۔ وہ بہر حال ثابت ہے۔ اس دلیل پر احباب اخبار میں لکیر پھیر دیں یا یہ اعلان ساتھ لگا دیں۔

خاکسار مرزا محمود احمد ۳۱ جنوری

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ دستور ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ مغرب وعشاء کی نماز پڑھانے کے بعد عموماً مجلس میں تشریف رکھتے ہیں۔ اور احباب جماعت یا ان کے ساتھ آنے والے غیر احمدی یا غیر مسلم اصحاب سے گفتگو فرماتے ہیں۔

تاریخ نویسی کے اصول

لاہور ۱۴ صلح ۱۳۲۳ ہش؛ شام کو حضور نے ایک استفسار کے جواب میں اسلامی نقطہ نگاہ سے تاریخ نویسی کے اصول پر روشنی ڈالی۔ حضور کے مفہوم کو ذیل میں اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہمارے ہاں کتب تاریخ حدیث کے اصول پر لکھی گئی ہیں۔ اور حدیث کا یہ اصل ہے۔ کہ اس واسطہ کے متعلق جس سے ہم تک کوئی واقعہ پہونچے دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ صحیح ہے یا نہیں۔ پھر راویوں پر جرح کی جاتی ہے۔ پہلے مورخین اسی طرح کرتے ہیں۔ مگر بعد میں ان کے دو حصے ہوگئے۔ ایک راویوں پر جرح کرکے ان روایات کو درج کرتے۔ اور دوسرے رطب ویابس جمع کردیتے۔

احادیث کا یہ طریق ہے کہ ہر مجموعہ احادیث سے پہلے محدث اپنے اصول تحریر کردیتا ہے۔ پھر متقدین ہیں وہ تنقید کرتے ہیں۔ اور اصول حدیث کی مثال یہ ہے۔ کہ مثلاً ایک بات مختلف وسائط سے ہم تک ایک ہی رنگ میں پہنچی ہے۔ اور اس کے مختلف راوی۔ مختلف مقامات سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو ہمارے لئے یہ یقین کرنے کی وجہ موجود ہے۔ کہ یہ واقعہ درست ہے۔

پھر راویوں پر جرح کرکے بعض راویوں کو غلط اور بعض کو درست قرار دیا جاتا۔ پھر غلطی کے متعلق یہ دیکھا جاتا۔ کہ وہ دانستہ ہے یا نادانستہ اور یہ کہ راوی کو کسی کی طرفداری تو منظور نہ تھی۔ محدثین نے پھر یہ معلوم کیا ہے کہ بعض راوی جوانی میں تو درست بات کہتے تھے۔ لیکن بڑھاپے کی عمر کی زود اثر میں اختلاف ہوجاتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ایسا راوی جوانی میں تو ٹھیک تھا۔ لیکن بڑھاپے میں ٹھیا گیا۔

تاریخی واقعات کی حقیقت معلوم کرنے کا بہترین طریق یہی ہے۔ جو اسلامی مورخین نے اختیار کیا ہے۔ یعنی راویوں کے کیرکٹر کو معلوم کرکے سچائی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یورپ کے مورخین محض اندرونی شہادت کو ہی لیتے ہیں۔ مگر اسلامی مورخین اندرونی اور بیرونی دونوں شہادتوں کو لیتے ہیں۔ ایسی کتب تاریخ کے متعلق شروع میں ہم کو یہ مشکل معلوم ہوتی تھی۔ کہ زید یا بکر وغیرہ کی طرف سے بعض روایات دے دی گئی ہیں۔ ہم کس کو لیں اور کس کو نہ لیں مگر ابن جریر نے ایسی طرز پر تاریخ لکھی ہے۔ کہ وہ خود راہ نمائی کرتی ہے۔ کہ ہم کس کو لیں۔ اور کس کو نہ لیں۔ ابن جریر ان تمام اصول کو جن کو ابن خلدون وغیرہ نے بیان کیا عمل میں لے آیا ہے پس اسلام میں اختلافات کے صحیح اسباب کا مطالعہ کرتے کرتے مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے ابن جریر ایک ایسا مورخ مل گیا۔ جس کا طریق یہ ہے۔ کہ زید یا بکر سے جو مختلف روایتیں آتی ہیں۔ پہلے ان کے ٹکڑے بیان کردے گا۔ پھر ایک اور مکمل روایت لکھے گا۔ اس طرح وہ ان مکمل روایات کی ایک مکمل زنجیر پیش کردے گا۔ روایات کے ٹکڑے وہ بے شک دیتا چلا جائے گا۔ لیکن وہ اس زنجیر میں ٹھیک نہیں آئیں گے۔ وہ ہمارے سامنے واقعات کی ایسی زنجیر رکھ دے گا۔ کہ جس سے تمام اعتراضات جو صحابہ پر پڑتے ہیں دور ہوجائیں گے۔ اور جو صحیح و درست روایت ہوگی۔ وہی اس زنجیر میں ٹھیک آئے گی۔ (حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ ان اصول کے ماتحت میں نے دو لیکچر اسلامی تاریخ پر اسلامیہ کالج لاہور میں دیئے تھے جن میں سے ایک "اسلام میں اختلافات کا آغاز" کے نام سے شائع بھی ہوچکا ہے)

فرمایا حدیث کے اصول پر تاریخ کو لائیں تو وہ سچی سچی باتیں بیان کردیتی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ تاریخ یقین نہیں پیدا کرسکتی اس سے اغلب نتیجہ ہی نکالا جاسکتا ہے۔

عرض کیا گیا پھر ضعیف روایتیں کیوں جمع کی گئیں۔ فرمایا محدثین نے مختلف صداقتوں کے گروپ بنا لئے تھے۔ مثلاً یہ کہ انہیں کچھ تو پانچ وسائط سے اور کچھ ایک سے پہنچیں اب اگر کوئی ایک واسطہ والی روایت پانچ وسائط والی سے مخالف ہو۔ تو ثانی الذکر واسطے کے راویوں کی تحقیق کی جائے گی جس کسی راوی کا " [illegible] " معلوم ہوگیا۔ چونکہ اس نے دانستہ جھوٹ بولا۔ اس لئے اسے تو ہم کذاب کہیں گے۔ مگر روایت کے وضعی ہونے کے متعلق قطعی ثبوت جب تک نہ مل جائے۔ اسے موضوع نہیں کہیں گے بلکہ ضعیف قرار دیں گے۔ پھر اگر اس حدیث کی بعض دوسرے وسائط سے تصدیق ہوجائے تو پھر وہ ضعیف نہ رہے گی۔ پس محدثین نے انسانی احتیاط کا جتنا پہلو ممکن تھا اختیار کیا

مسئلہ غلامی

عرض کیا گیا کہ مسئلہ غلامی" میں کیوں اختلاف ہے۔ بعض غلامی کو اسلام کے نزدیک جائز قرار دیتے ہیں۔ اور بعض ناجائز۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ درحقیقت یہ اختلاف غلامی کی تعریف میں اختلاف کے باعث ہے۔ قرآن کریم غلامی کے لئے حسب ذیل شرائط ضروری قرار دیتا ہے۔

(۱) حتی یثخن فی الارض یعنی بڑی جنگوں میں ہی قیدی بنائے جاسکتے ہیں۔ جن میں اثخان فی الارض ہو۔ یعنی خون بہایا جائے۔

(۲) یہ اثخان فی الارض دفاعی جنگ میں ہو۔

(۳) پھر یہ دفاعی جنگ دشمن کے مذہب کو بدلوانے کے لئے حملے کے نتیجہ میں ہو۔ جیسا کہ مکہ معظمہ کے لوگ مذہب بدلوانے کے لئے ہی مسلمانوں پر حملے کرتے تھے۔

(۴) غلام صرف انہی کو بنایا جاسکتا ہے۔ جو جنگ میں شریک ہوں۔ اور حدیث میں یہ بھی ہدایت ہے۔ کہ پادری یا ایسے کام کرنے والے جو جنگ میں عملاً شامل نہ ہوں (گو وہ لشکر کے ساتھ ہوں) ان کو بھی گرفتار نہ کیا جائے۔

جنگی قیدیوں کی گرفتاری کے بعد ان کے لئے دو راہیں ہیں امّا منّا بعدُ و امّا فداءً۔ یعنی اول تو احسان کرکے چھوڑ دو۔ (دوم) اگر تم کو ان کے حملے کے (جواب میں) جنگ کرنے کے باعث اتنا نقصان پہنچا ہے۔ کہ جس کا ازالہ ضروری ہے۔ تو فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ اس طرح وہی رہ جائے گا۔ جو فدیہ نہ دینا چاہے۔ یا جس کا فدیہ ادا کرنے والا کوئی نہ ہو۔ جو فدیہ نہیں دینا چاہتا۔ اس کے متعلق کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ وہ اپنے آقا کے حسن واحسان کے باعث اس کی غلامی کو آزادی پر ترجیح دیتا ہے۔ جیسے زید بن حارث تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جب اپنی ساری جائداد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کردی۔ تو حضور علیہ السلام نے زید کو جو اس جائداد میں شامل تھے فوراً آزاد کردیا۔ حضور نے یہ گوارا نہ فرمایا۔ کہ کوئی انسان حضور علیہ السلام کا غلام رہے۔ زید کے رشتہ دار اچھے امیر آدمی تھے۔ وہ انہیں تلاش کرتے ہوئے مکہ پہونچے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ زید کو ان کے ساتھ بھیجدیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو فرمایا۔ تمہارے باپ اور چچا آئے ہیں تم بخوشی ان کے ساتھ جاسکتے ہو۔ زید نے عرض کیا۔ کہ کیا اسے رہنے یا جانے کا اختیار ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہے۔ زید نے عرض کیا۔ کہ میں نہیں جانا چاہتا۔ بلکہ حضور علیہ السلام کے قدموں میں ہی رہنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ حضور مجھے سب رشتہ داروں سے زیادہ پیارے ہیں۔ اب زید کو پکڑ کر تو بھیجا نہ جاسکتا تھا۔ وہ خود ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہنا چاہتے تھے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جنگی قیدی کا فدیہ ادا کرنے والا بھی کوئی نہ ہو۔ اس صورت میں اسلام میں مکاتبت کا حکم ہے یعنی یہ کہ غلام مالک سے کہدے کہ مجھے آزاد کردو۔ میں کما کر رقم مقررہ ادا کردونگا مالک کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ مکاتبت

قبول کرے۔ اور غلام کو آزادی سے کما کر فدیہ ادا کرنے کا موقعہ دے۔

پس اسلام میں غلام کو ہر وقت آزاد ہونے کا حق ہے۔ اور میں جب کہتا ہوں کہ اسلام میں غلامی نہیں۔ تو اس سے میری یہی مراد ہوتی ہے۔ کیونکہ جو اپنی خوشی سے غلام رہنا چاہتا ہے۔ اور کوئی مجبوری نہیں اس کو غلام نہیں کہا جا سکتا۔

عرب میں بعض غلام اپنی غلامی کی حالت میں ہی رہنے کو اس لئے پسند کرتے تھے۔ کہ وہ مسلمانوں میں نہایت عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اور اس غلامی کو وہ اپنی آزادی پر ترجیح دیتے تھے۔

ہو سکتا ہے۔ کہ کسی مالک کے پاس اپاہج غلام آجائے۔ اور وہ اپنی روزی کمانے کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔ اس لئے اسلام نے ایسے غلام کی حفاظت کے لئے یہ قاعدہ بنا دیا ہے۔ کہ اگر غلام آزاد نہ ہونا چاہے تو مالک اس کو نکال نہیں سکتا۔ اس پر لازم ہے۔ کہ اسے رکھے۔

سلطان محمود غزنوی کا طرز عمل

حضور سے ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ اسلام اس تعلیم کے پیش نظر ہم سلطان محمود غزنوی کے طرز عمل کو کیا ظالمانہ کہیں گے۔

حضور نے فرمایا۔ اگر سلطان محمود غزنوی نے اسلامی تعلیم کے مطابق عمل نہیں کیا۔ تو ہم اس کو ظالمانہ نہیں کہیں گے۔ ہاں اسلامی معیار سے گرا ہوا کہیں گے۔ اور دیکھیں گے۔ کہ اس کے ماحول کے لحاظ سے اس کا کیسا سلوک تھا۔ اگر اس کے مقابل کے فرمانرواؤں یا اس زمانہ کے بادشاہوں کا طریق وہی ہو جو اس نے اختیار کیا۔ تو ہم اس کو ظالم نہیں کہیں گے۔ بلکہ اگر اس کے ماحول کا لحاظ کرتے ہوئے اس کا سلوک اچھا ہو۔ تو ہم اس کو اچھا بادشاہ کہیں گے۔ گو اسلامی تعلیم کے مطابق اس کا عمل نہ ہونے کے باعث ہم اس کو اسلام کے اعلیٰ معیار سے گرا ہوا قرار دیں گے۔

خاکسار: مشتاق احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
واقف تحریک جدید

دستور الارتقاء:۔ تالیف قرآن کریم کی خدمت کا قابل قدر نمونہ ہے۔ اور اس زمانہ کے علمی خزانے جو قرآنی علوم و حقائق کی تشریحات میں رونما ہو رہے ہیں دستور الارتقاء انکی روشن مثال ہے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خطبہ جمعہ ۲۱؍ جنوری

سیدہ اُمِّ طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے دُعا کی جائے

از حضرت مولوی شیر علی صاحب

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یوں تو ہر ایک مومن کا فرض ہے۔ کہ ہر وقت دعاؤں میں لگا رہے۔ کیونکہ یہ ہماری عبودیت کا تقاضا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور پکارتے رہیں۔ اور اس سے دعائیں مانگتے رہیں۔ تشویش اور ابتلاء سے پہلے جو دعا کی جائے۔ وہ زیادہ موثر ہوتی ہے۔ لیکن جب تشویش اور ابتلاء کا وقت آجائے تو اور بھی زیادہ عاجزی سے دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم (فرقان ع۶) یعنی اے رسول۔ تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم دعا نہ کرو۔ تو میرے رب کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر کوئی آدمی یا جماعت کسی ابتلاء میں آجائے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ تضرع سے دعا کرے۔ اس آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ عاجزی اور زاری نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی کیا پرواہ ہے۔ کہ ہم ان کو تکالیف اور مصائب سے نجات دیں۔ آج کل بعض ایسے حالات ہیں۔ جو ہماری جماعت کے لئے تشویش کا موجب ہیں۔ اور بعض ایسے امور ہیں۔ جو جماعت کے لئے ایک قسم کا ابتلا کا رنگ رکھتے ہیں۔ اس صورت میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے نجات دے۔ ایک تشویش تو حضرت ام طاہر احمد صاحبہ کی علالت اور بیماری کی وجہ سے ہے اگرچہ یہ درست ہے۔ کہ احمدی احباب اور خواتین سیدہ ام طاہر احمد کے لئے اس لئے درد دل سے دعا کر رہے ہیں۔ کہ آپ بہت ہی نیک خاتون ہیں۔ اور قابل رشک اوصاف سے متصف ہیں۔ ان کی فیض رسانی اور خوبیوں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے درد ہے۔ اور وہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ لیکن آپکی بیماری صرف ذاتی تشویش کا موجب ہی نہیں۔ بلکہ یہ ایک قومی تکلیف ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ سے ہے۔ اور اس کا اثر حضور پر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ آپ اُن کی علالت کی وجہ سے قادیان سے باہر لاہور تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم نہ صرف اس لئے ان کے لئے دُعا کریں۔ کہ وہ ذاتی طور پر بہت سی صفات حمیدہ سے متصف ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی۔ کہ ہمارے امام ان کی بیماری کی وجہ سے تشویش میں ہیں۔ کل کی اطلاع میں بتایا گیا تھا۔ کہ ابھی ان کی حالت خطرے سے خالی نہیں۔ پس ہمیں دعا میں ذرا بھی غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر آج رپورٹ آتی ہے کہ کچھ حالت بہتر ہے۔ تو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ حالت تسلی بخش ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ بیماری کی زیادتی اور شدت سے کسی قدر افاقہ ہے۔ اس لئے ہم بہت عاجزی سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دوسرے بیمار بھی ہیں۔ ان کیلئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔ ایسا ہی دوسرے بیمار دوستوں۔ بہنوں اور بچوں کے لئے۔

اس تشویش کے علاوہ بعض اور امور بھی ہیں۔ جو جماعت کے لئے تشویش کا موجب ہیں۔ مثلاً بھامبڑی کا مقدمہ ہے۔ ابھی پہلا مقدمہ ہی ختم نہیں ہوا تھا۔ کہ ایک دوسرا مقدمہ شروع ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق سُنا ہے۔ کہ ۲۳ آدمی اس میں شامل کئے گئے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی جماعتوں پر ضرور ابتلاؤں کے اوقات آیا کرتے ہیں۔ یہ ابتلا بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا موجب ہے کیونکہ راستبازوں کی جماعت کو دنیا کے لوگ ہمیشہ تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ان حالات کی وجہ سے ہمیں کسی زید و بکر پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں ان مصائب سے نجات دے۔ اس مقدمہ کے متعلق چوہدری فتح محمد صاحب نے ایک مضمون لکھا ہو جو اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کی طرف میں دوستوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں انہوں نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔ کہ یہ ابتلا اپنی حیثیت میں پہلے ابتلاؤں سے نرالا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی جماعت کو تکالیف پہنچتی رہیں۔ لیکن وہ انفرادی حیثیت رکھتی تھیں۔ لیکن یہ واقعہ قومی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ حملہ جو ہوا ہے۔ یہ تبلیغ کا کام کرنے والوں پر ہوا ہے۔ لیکن اس میں صرف کسی مبلغ کو ہی تکلیف نہیں دیگئی۔ جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے۔ بلکہ ہر طبقہ کے ساتھ یہ تکلیف تعلق رکھتی ہے۔ مرکز کے سرکردہ کارکنان سے لے کر دوسرے ہر طبقہ کے بھائی اس میں شامل ہیں۔ پس یہ ایک جماعتی ابتلا ہے۔ ایک اور بات جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایسے ابتلاؤں کے وقت کامیابی حاصل کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت اپنے اندر ایک خاص امتیاز پیدا کرے۔ یہ سنت اللہ ہے۔ کہ وہ جماعت جو ہر نیکی میں دوسروں سے اپنے آپ کو ممتاز کرے۔ مثلاً مخلوق خدا کی ہمدردی اور خیر خواہی میں دوسروں سے سبقت لے جائے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی جماعت کی اس کے مخالفوں کے مقابل میں نصرت اور تائید کرتا ہے۔ اور اسے مخالفوں پر فتح نمایاں عطا کرتا ہے۔ ایک کمزور آگ کا شعلہ اندھیرے کو روشنی سے نہیں بدل سکتا۔ اور نہ ہی کمزور آگ خس و خاشاک کو جلا سکتی ہے۔ اس لئے جب تک جماعت اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ اور اپنے اندر مخلوق خدا کی ہمدردی پورے طور پر پیدا نہیں کرتی۔ وہ اس بات کی حقدار نہیں ہوتی۔ کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں اس کی تائید کرے۔ اور غیر معمولی رنگ میں اس کو اُن کے مخالفوں پر فتح دیکر اس میں اور اُن کے مخالفوں میں ایک فرق کرکے دکھائے۔ اور وہ معجزہ دکھائے۔ جسے فرقان کہتے ہیں۔ اگر ہم اپنے اندر نمایاں تبدیلی کرکے دکھلائیں۔ تو خدا تعالیٰ بھی زیادہ جلدی ہماری امداد فرمائے گا۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔ اور اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق بخشے۔ جلدی حق کے مخالفین کے مقابل میں ہمیں کامیابی عطا فرماوے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(مرتبہ بشیر الدین مولوی فاضل)

اجتماعی دُعا

میرا عجاز احمد صاحب مبلغ احمدیت کی تحریک پر ۲۴؍ جنوری کو جماعت احمدیہ کلکتہ کے ایک غیر معمولی اجتماع میں سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کیلئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی اور قریباً ستر بکرے صدقہ دینے کیلئے جمع کئے۔

خاکسار سید بدر الدین احمد سکرٹری خدام الاحمدیہ

مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ

"الفضل" کا گزشتہ پرچہ جس میں مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ چھپا ہے۔ اور جس میں حضور نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ دعویٰ فرمایا ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضور ہی ہیں۔ ایک خاص پرچہ ہے جس کا ہر احمدی کے پاس یا کم از کم ہر احمدی گھرانہ میں ہونا ضروری ہے۔ اس غرض سے یہ پرچہ زائد چھپوایا گیا ہے۔ احباب جماعت کو جس قدر ضرورت ہو۔ اس کی جلد اطلاع دیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

داتنول

یہ منجن دانتوں کی خوبصورتی۔ صفائی اور مضبوطی کے لئے اکسیر ہے۔ پائیوریا اور دانتوں کی دیگر تکالیف کو دور کر کے مسوڑھوں کو طاقت دیتا ہے۔ چند روز کا استعمال آپکو ہمارے بیان کا قائل کر دیگا۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ۔

مسوڑھوں کی جملہ تکالیف مثلاً سوزش درد سوجن کیلئے ہماری فوری اثر دکھانے والی مجرب و مقبول دوا۔

"مسوڑھی"

استعمال فرمایئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ دانتوں کے متعلق ہر قسم کے علاج اور مشورہ کیلئے یاد رکھیئے۔ محمد بشیر خاں ایل۔ ڈی۔ ایس سی دندان ساز لداخ ہاؤس ریلوے روڈ قادیان

وصیت

۲۸ ۱۲ ہ۔ منکہ الہ دین ولد امام الدین صاحب قوم ساگر راجپوت پیشہ سوداگری عمرہ ۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد دو مکان شہر گجرات میں ہیں۔ جو مجھے والد صاحب کی وراثت سے ملے ہیں۔ جن کی قیمت تقریباً ۲۲۰۰/- روپے ہے۔ اس کل جائیداد قیمتی ۲۲۰۰/- روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

نیز میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ الہ دین موصی کامل پورہ گجرات۔

نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد الدین موصی

نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر عمر الدین احمدی افریقوی۔ دارہ بلوچاں۔ گجرات

چند ایک نئی کتب

۱۔ "اسلام کا تاریخی کارنامہ" مشہور ایک ہندوستانی اشتراکی لیڈر ایم۔ این۔ رائے کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب کے متعدد ایڈیشن انگریزی زبان میں شائع ہو چکے ہیں۔ ایک ملحد جو خدا کے وجود کا انکاری ہے۔ قرآن مجید کو الہامی کتاب نہیں سمجھتا۔ وہ اپنی اس تصنیف میں ہندوؤں کو اسلام کی برکات سے روشناس کرانے کی بڑی حد تک کامیاب کوشش کرتا ہے۔ اور اسلامی تجربات کے حیرت انگیز اثرات کا کسی نہ کسی صورت میں اقرار کرتا ہے۔

۲۔ "ناموران اسلام" از محمد حسین حسان جامعی مطبوعہ مکتبہ جامعہ۔ دہلی۔ ۲۰۷ صفحات قیمت عہ مجلد حضرت سعد ابی وقاص۔ خالد بن ولید۔ محمد بن قاسم سے لیکر سید جمال الدین افغانی۔ مصطفےٰ کمال پاشا یعنی ۶۰ اسلامی نامور شخصیتوں کے مختصر سوانح موجود ہیں

ملنے کا پتہ:۔

دی سٹینڈرڈ ایجنسی ایجرٹن روڈ امرتسر

جنگ کے بعد ..... کیا کیجیے گا؟

جنگ ختم ہونے کے بعد آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ اس وقت جن لوگوں کے پاس روپیہ جمع ہوگا انھیں بہت عمدہ عمدہ موقعے ملیں گے ان کو اب سے بہتر کام ملجانے سستے دام پر اچھی چیزیں خریدنے کم قیمت پر مکان بنوانے یا محنت کے بعد آرام پانے کے موقعے حاصل ہونگے۔ جب تقریباً ہر چیز آگ کے مول ہو تو ہر سمجھدار آدمی کو ہاتھ روک کر صرف ضروریات پر خرچ کرنا چاہیے اس طرح جو بچایئے وہ اس وقت کام آئے گا جب قیمتیں گھٹ جائیں گی۔ آج ہی سے کفایت شروع کر دیجیے۔

آئندہ کے لئے

اس بات کا اطمینان کر لیجیے کہ آپ کا بچایا ہوا روپیہ محفوظ جگہ لگا ہوا ہے۔ سونے۔ چاندی جواہرات۔ زمین۔ مکان یا سامان خرید کر ڈال چھوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان چیزوں کے دام جو آج کل سب سے زیادہ بڑھے ہوئے ہیں آئندہ چل کر گھٹ سکتے ہیں اور ان میں لگائی ہوئی رقم کا بڑا حصہ ڈوب سکتا ہے۔ اگر آپ کا روپیہ قومی قرضوں میں لگا ہوا ہے تو وہ محفوظ ہے...

چار آنے روز بچایئے

بچت کرتے ہوئے ہر روز ... کرنے سے ... آسانی ... چار آنے روز ... زیادہ ... تو اس ... رقم ... ہو جائے گی ...

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

اعلان

ہمارے پاس لکڑی برائے عمارت از قسم آم و جامن و ہالے اور دیگر کارآمد لکڑی برائے تعمیرات مکان موجود ہے۔ نیز لکڑی برائے ایندھن ۲/۲ آنے فی من کے حساب سے قابل فروخت کافی مقدار میں ہے۔ جن دوستوں کو ضرورت ہو۔ وہ باغ متصل مقبرہ بہشتی میں تشریف لاکر حسب پسند خرید سکتے ہیں۔

خاکسار شیخ محمد ابراہیم علی عرفانی قادیان

ضلع سرگودھا میں تبلیغی دورہ کا پروگرام

تاریخ		مقام
۲ و ۳	تبلیغ	چک ۹۸ شش
۴ و ۵	″	″ ۹۹ ″
۶ و ۷	″	″ ۱۱۶ جنوبی
۸ و ۹	″	″ ۴۹ ″
۱۰	″	سفر ۸ میل
۱۱ و ۱۲ جمعہ	″	چک ۴۳ ج
۱۳ و ۱۴	″	″ ۳۷ جنوبی
۱۵ و ۱۶	″	″ ۳۵ ″
۱۷ و ۱۸ جمعہ	″	″ ۳۳ ″
۱۹	″	سفر ۱۰ میل
۲۰ و ۲۱	″	چک ۷۸ جنوبی
۲۲ و ۲۳	″	″ ۷۱ ″
۲۴	″	سفر ۹ ش چک پنیار ۲۰ میل
۲۵ و ۲۶ جمعہ	″	۹ چک پنیار
۲۷	″	سفر بھیرہ ۱۵ میل
۲۸ و ۲۹	تبلیغ	بھیرہ
۳۰	″	سفر کوٹ مومن
۱ و ۲ جمعہ	امان	کوٹ مومن
۳	″	سفر سرگودھا
۴ تا ۱۰	″	سرگودھا
۱۱	″	سفر خوشاب ۳۲ میل
۱۲ و ۱۳	″	خوشاب
۱۴	″	سفر مجوکہ
۱۵ و ۱۶	″	مجوکہ
۱۷	″	سفر سرگودھا
۱۸	″	″ ادرحمہ
۱۹ و ۲۰	″	ادرحمہ
۲۱	″	سفر سرگودھا
۲۲	″	واپسی دارالامان

(خاکسار فضل احمد امیر جماعت سرگودھا)

بھرتی کے متعلق ضروری اعلان

یکم فروری بروز پیر میری کوٹھی پر ہر قسم کی فوجی بھرتی ہوگی۔ فوج کے ہر محکمہ کے لئے امیدوار پیش ہو سکتے ہیں D. R. O نارورن ایریا بھی اس موقع پر تشریف لا رہے ہیں۔ بھرتی دو بجے دوپہر ہوگی۔

خاکسار مرزا شریف احمد آنریری آر۔ او۔ لاہور ایریا قادیان

چوبیسویں مجلس مشاورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ماتحت جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس مورخہ ۷، ۸، ۹ ر شہادت ۱۳۲۳ ہش مطابق ۷، ۸، ۹ ر اپریل ۱۹۴۴ء کو بمقام قادیان دارالامان منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (خاکسار عبدالرحیم درد سیکرٹری)

باورچی کی ضرورت

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتی ہیں کہ اچھا اور صفائی سے کھانا پکانے والے باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ درخواست ذیل کے پتہ پر بھیجی جائے۔

پرائیوٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

اطفال کا پہلا امتحان

۵ رمئی بروز جمعہ کو اطفال کا پہلا امتحان کتاب شمائل احمد صـ۵۱ تک ہوگا۔ یہ کتاب بطور نصاب مقرر ہے جو ۱/ فی نسخہ کے حساب دفتر خدام الاحمدیہ قادیان سے طلب کریں محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ (قائم مقام مہتمم اطفال)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ اٹلی کے متعلق آج کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پانچویں فوج کے مورچہ پر زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کیسینو کے شمال میں دریا ــــ کے مورچہ سے آگے کی چند اور پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے کئی جگہ مقامی طور پر فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں۔

آٹھویں فوج کے مورچہ پر ہوائی جہاز سرگرمی دکھاتے رہے۔ شمالی اٹلی میں ہوائی جہازوں نے چار شہروں پر حملہ کیا۔ اور زمین پر کھڑے کئی جہازوں اور کشتیوں پر بم گرتے دیکھے گئے۔ ڈینشیا کے قریب دشمن کے جہازوں کو نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے ۴۲ جہازوں کو دن کی لڑائی میں برباد کیا گیا۔ اور کئی زمین پر کھڑے جہازوں کو ٹھکانے لگا دیا گیا۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ روم کے جنوب میں سٹیٹیو جو روم سے جنوب کی طرف جانے والی سڑک پر روم سے ۱۴ میل دور واقعہ ہے۔ اس سے تین میل دور دشمن نے سخت حملہ کیا۔ جس کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ یہاں جرمنوں نے ایک بہت بڑا ہوائی میدان بنا رکھا ہے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ جمعرات سے لیکر اب تک برلین پر پانچ بار بہت شدید ہوائی حملے کئے گئے۔

ماسکو ۳۱ر جنوری۔ روسی فوجیں بڑی سرگرمی سے جرمنوں کو گھیرنے کے لئے بوگا کا راستہ کاٹنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ صرف یہی ایک راستہ ہے۔ جس سے جرمن بچکر نکل سکتے ہیں۔

واشنگٹن ۳۱ر جنوری۔ بحرالکاہل جنوبی میں جزیرہ مارشل میں جاپانیوں کے کنارے کے مورچوں پر ہمارے ہوائی اور سمندری جہازوں نے گولے برسائے۔ کئی جنگی جہاز جزیرہ سے دس میل سے بھی کم دور پہنچ گئے۔ نیو برٹن میں ربال کی چھاؤنی پر زبردست حملہ کیا گیا۔

دہلی ۳۱ر جنوری۔ مانگڈا کے مورچہ پر راجپوت فوج ۴ میل اور آگے بڑھ گئی ہے۔ ایک اور مقام پر پنجابی سپاہیوں نے زور کا حملہ کیا۔ اور جاپانیوں کو ایک مضبوط چوکی سے پیچھے ہٹا دیا۔

نئی دہلی ۳۱ر جنوری۔ گورنمنٹ نے ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے۔ جس کے ماتحت کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی بہتری کا فنڈ کھولا جائیگا۔ اس کیلئے روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے اس تمام کوئلہ پر جو ہندوستان کی کانوں سے بھیجا جاتا ہے۔ گورنمنٹ ٹیکس لگائے گی۔ جو ایک آنہ سے کم نہیں اور ۴ر سے زیادہ نہیں ہوگا۔

لاہور ۳۱ر جنوری۔ حکومت نے کپڑے کے بیوپاریوں کو یاد دلایا ہے کہ بلا مہر کپڑا رکھنا یا بیچنا منع ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا۔ تو اس کے مال پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ اور مقدمہ چلایا جائے گا۔ جس میں تین سال تک سزا دی جا سکتی ہے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ جاپان جو مظالم جنگی قیدیوں پر کر رہا ہے۔ آسٹریلیا کی حکومت نے اطلاع پاکر ان کی تحقیقات کیلئے کمشن مقرر کیا ہے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ نومبر ۱۹۴۳ء کے دوسرے ہفتہ سے لیکر اب تک برلین پر بیس ہزار سے زیادہ بم گرائے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ روس کے مورچہ پر جرمنی کو شکست ہونے والی ہے۔ لیکن ابھی تک وہ یہی کہہ رہا ہے کہ حالت اچھی ہے۔